السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کوئی عورت اپنے شوہر سے یہ کہے کہ اگر تونے یہ کام کیا تو، تو مجھ پر اسی طرح حرام ہوگا جس طرح میرا باپ مجھ پر حرام ہے یا عورت اپنے شوہر پر لعنت بھیجے یا مرد عورت سے یا عورت مرد سے اللہ کی پناہ چاہے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عورت کا اپنے آپ کو اپنے شوہر کے لئے حرام قرار دینا یا اسے اپنے کسی محرم کے ساتھ تشبیہ دینا قسم کے حکم میں ہے اور اس کا حکم ظہار کا نہیں ہے کیونکہ ظہار تو زدوں کی طرف سے اپنی عورتوں کے لئے ہوتا ہے جیسا کہ قرآن کریم کی نص سے ثابت ہے ۔

اس صورت میں عورت کے لئے قسم کا کفارہ ہوگا اور وہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو نصف صاع فی مسکین کے حساب سے وہ کھانا کھلا دیا جائے جو شہر میں معروف خوراک ہو۔ نصف صاع موجودہ پیمانے کے حساب سے تقریبا ڈیڑھ کلو کے برابر ہے ، اگر اس حساب سے دن یا رات کا کھانا کھلا دے یا ان کو ایسے کپڑے پہنا دے جن میں نماز جائز ہو تو یہ کافی ہوگا ، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

لا يُؤاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغوِ فى أَيمـٰنِكُم وَلـٰكِن يُؤاخِذُكُم بِما عَقَّدتُمُ الأَيمـٰنَ فَكَفّـٰرَتُهُ إِطعامُ عَشَرَةِ مَسـٰكينَ مِن أَوسَطِ ما تُطعِمونَ أَهليكُم أَو كِسوَتُهُم أَو تَحريرُ رَقَبَةٍ فَمَن لَم يَجِد فَصِيامُ ثَلـٰثَةِ أَيّامٍ ذٰلِكَ كَفّـٰرَةُ أَيمـٰنِكُم إِذا حَلَفتُم وَاحفَظوا أَيمـٰنَكُم 89 ... سورة المائدة

'' اللہ تعالیٰ تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مؤاخذہ نہیں کرے گا لیکن پختہ قسموں پر (جن کا خلاف کروگے) مواخذہ کرے گا تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے ۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھا لو (اور اسے توڑ دو) اور (تم کو) چاہئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ ''

عورت اگر کسی ایسی چیز کو حرام قرار دے لے جسے اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے تو اس کا حکم قسم کا ہوگا ، اسی طرح مرد اگر کسی حلال چیز کو حرام قرار دے لے تو اس کا حکم بھی قسم کا ہوگا سوائے اس کے کہ وہ اپنی بیوی کو حرام قرار دے لے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يـٰأَيُّهَا النَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ ما أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبتَغى مَرضاتَ أَزوٰجِكَ وَاللَّهُ غَفورٌ رَحيمٌ 1 قَد فَرَضَ اللَّهُ لَكُم تَحِلَّةَ أَيمـٰنِكُم وَاللَّهُ مَولىٰكُم وَهُوَ العَليمُ الحَكيمُ 2 ... سورة التحريم

'' اے نبی! جو چیز اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے تم اسے حرام کیوں کرتے ہو؟ (کیا اس سے) اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ نے تم لوگوں کے لئے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا کارساز ہے اور وہ دانا (اور) حکمت والا ہے ۔ ''

اگر مرد اپنی بیوی کو حرام قرار دے لے تو اس کا حکم ظہار کا ہے ، اہل علم کا صحیح قول یہی ہے کہ جب تحریم ہو یا ایسی شرط کے ساتھ معلق ہو جس سے ترغیب یا ممانعت یا تصدیق یا تکذیب مقصود نہ ہو مثلا یہ کہنا کہ '' تو مجھ پر حرام ہے '' یا '' میری بیوی تجھ پر حرام ہے ۔ '' یا '' جب رمضان شروع ہوگا تو میری بیوی مجھ پر حرام ہوگی ۔ '' وغیرہ تو اس کا حکم اسی طرح ہے جیسے اس قول کا حکم ہے کہ '' تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہے ۔ '' چنانچہ اس ، سئلہ میں علماء کا صحیح قول یہی ہے جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے ۔ یہ کہنا ، حرام ، نا معقول اور جھوٹی بات ہے ، اس بات کے کہنے والے کو اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرنی چاہئے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

الَّذينَ يُظـٰهِرونَ مِنكُم مِن نِسائِهِم ما هُنَّ أُمَّهـٰتِهِم إِن أُمَّهـٰتُهُم إِلَّا الّـٰـٔى وَلَدنَهُم وَإِنَّهُم لَيَقولونَ مُنكَرًا مِنَ القَولِ وَزورًا وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفورٌ 2 ... سورة المجادلة

'' جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے ، بے شک وہ نا معقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور اللہ بڑا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے ۔ '' پھر فرمایا :

وَالَّذينَ يُظـٰهِرونَ مِن نِسائِهِم ثُمَّ يَعودونَ لِما قالوا فَتَحريرُ رَقَبَةٍ مِن قَبلِ أَن يَتَماسّا ذٰلِكُم توعَظونَ بِهِ وَاللَّهُ بِما تَعمَلونَ خَبيرٌ 3 فَمَن لَم يَجِد فَصِيامُ شَهرَينِ مُتَتابِعَينِ مِن قَبلِ أَن يَتَماسّا فَمَن لَم يَستَطِع فَإِطعامُ سِتّينَ مِسكينًا 4 ... سورة المجادلة

'' اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر اپنے قول سے رجوع کر لیں تو (ان کو) ہم بستر ہونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا (ضروری) ہے (اے ایمان والو!) اس (حکم) سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے ، جس کو غلام نہ ملے وہ مجامعت سے پہلے متواتر دو مہینے کے روزے رکھے پس جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا ذمہ ساٹھ مسکینوں (محتاجوں) کو کھانا کھلانا ہے ۔ ''

اگر غلام آزاد کرنا اور روزے رکھنا ممکن نہ ہو تو پھر واجب یہ ہے کہ اپنے علاقے کی خوراک کے مطابق ساٹھ مساکین کو نصف صاع کے حساب سے کھانا کھلایا جائے ۔

عورت کا اپنے خاوند پر لعنت کرنا یا اس سے پناہ مانگنا حرام ہے ۔ عورت کو اس سے توبہ کرنی اور اپنے خاوند سے بھی معافی طلب کرنی چاہئے ، اس سے اس کا شوہر اس پر حرام نہیں ہوگا ، اس کلام کا کوئی کفارہ بھی نہیں ہے ۔ اسی طرح اگر کوئی خاوند اپنی بیوی پر لعنت بھیجے یا اس سے پناہ چاہے تو اس سے وہ اس پر حرام نہیں ہوگی ہاں البتہ اسے اس بات سے توبہ کرنی اور بیوی پر لعنت کرنے کی وجہ سے اس سے معاف کروا لینا چاہئے کیونکہ کسی مسلمان مرد یا

عورت پر لعنت کرنا جائز نہیں خواہ وہ اس کی بیوی ہو یا کوئی اور۔ لعنت کبیرہ گناہ ہے ،اسی طرح عورت کے لئے اپنے خاوند یا کسی اور مسلمان پر لعنت کرنا جائز نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔ ''اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''لعنت کرنے والے قیامت کے دن گواہی دینے والے اور شفاعت کرنے والے نہ بن سکیں گے۔ ''نیز آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ ''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ ''ہم اللہ تعالی سے ہر اس چیز سے عافیت وسلامتی کی دعا کرتے ہیں جو اسے ناراض کرنے والی ہو!

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص345

محدث فتویٰ